ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)
ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر واصف لطیف
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔
ڈاکٹر سیّد غضنفر حسین بخاری،
اسسٹنٹ پروفیسر (وزیٹنگ)، شعبہ پنجابی سٹڈیز، بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب
صبح صادق وٹو
پی ایچ ڈی سکالر، انسٹیٹیوٹ آف پنجابی اینڈ کلچر سٹڈیز، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

رسالہ "راوی" کی پنجابی غزل

Dr. Wasif Latif
Assistant Professor, Department of Punjabi, GC University, Lahore.
Dr. Syed Ghazanfar Hussain Bukhari,
Assistant Professor (Visiting), Department of Punjabi Studies, Baba Guru Nanak University, Nankana Sahib
Subha Sadiq Wattoo
PhD Scholar, Institute of Punjabi and Culture Studies, Oriental College, Punjab University, Lahore.

Punjabi Ghazal of “The Ravi” Magazine

Government College Lahore was established in 1864 while the first literary magazine "The Ravi" was started in January 1906 which was published monthly. The publication of Punjabi literature in "The Ravi" began with folk songs. Later, a series of essays, stories, editorials, satire and poetry began, which continues to this day. Like Punjabi language and literature, various prose and poetic genres have been published in the magazine "Ravi". Ghazal is not a Punjabi genre but has come from Persian to Urdu and Punjabi. In "The Ravi" has published less Ghazals than other genres, but Ghazals have been published in satisfactory numbers along with other genres. This research article discusses the Punjabi Ghazal of "The Ravi" and tries to bring to the fore the tradition and themes of Punjabi Ghazal from the beginning.

Key Words: *Government College Lahore, "The Ravi", Punjabi literature, Genres, Punjabi Ghazal.*

گورنمنٹ کالج، لاہور کا قیام یکم جنوری ۱۸۶۴ء کو عمل میں آیا۔ ۱۹۰۰ء تک کالج کا کوئی ادبی رسالہ یا ریکارڈ گزٹ نہ تھا۔ پہلی بار جون ۱۹۰۰ء میں کالج میگزین شروع کیا گیا جس کا مقصد صرف کالج کا ریکارڈ مرتب مرتب کرنا تھا لیکن جلد ہی محسوس کر لیا گیا کہ سالانہ "Record" ادبی سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے ناکافی ہے۔ لہٰذا جولائی ۱۹۰۶ء میں رسالہ ''راوی'' کا آغاز ہوا جو صرف ۱۲ انگریزی صفحات پر مشتمل تھا۔ ایچ ایل او گیرٹ لکھتے ہیں:

> "... In July 1906 was published the first number of "The Ravi" a monthly Magazine which, under a succession of able and zealous editors, has continued to grow and flourish."(1)

رسالہ ''راوی'' کچھ عرصہ صرف انگریزی زبان میں شائع ہوا۔ جنوری ۱۹۱۰ء شمارہ ۳۶ میں پہلی بار شاہ مکھی رسم الخط میں کچھ غیر مطبوعہ پنجابی لوک گیت شائع ہوئے۔ یوں پنجابی ادب کی اشاعت کا سلسلہ چل نکلا اور گورمکھی و فارسی رسم الخط میں مضامین، کہانیاں، ڈرامے، اداریے، طنز و مزاح، نظمیں، غزلیں اور دیگر شعری اصناف شائع ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

پنجابی لوک ادب کی شاندار اور جاندار روایت کے ساتھ پنجابی شعری ادب کی تاریخ بھی کم و بیش آٹھ سو برس پر محیط ہے اور بابا فرید تیرھویں صدی عیسوی کے پہلے باقاعدہ پنجابی شاعر ہیں جن کا کلام شلوک اور دوہڑہ جات کی شکل میں گورو گرنتھ صاحب کے ذریعے دستیاب ہوا۔ پنجابی کلاسیکی شعری روایت کو شاہ حسین، بابا گورو نانک، دمودر داس دمودر، سلطان باہو، بلھے شاہ، وارث شاہ، خواجہ غلام فرید، میاں محمد بخش، قادر یار، ہاشم شاہ، پیلو، فضل شاہ نواں کوٹی اور مولوی غلام رسول عالپوری نے مزید مستحکم کیا۔ پھر نوکلاسیکی عہد (انگریز دور) میں احمد یار مرالوی، سچل سرمست، مولوی لطف علی بہاولپوری، محمد بوٹا گجراتی، سائیں مولا شاہ، مولوی ہدایت اللہ، مولا بخش کشتہ، ملکھی رام، چراغ دین جونیکے والا، بابو کرم امرتسری، گاموں خاں، اُستاد عشق لہر، احمد علی سائیں، فیروز دین شرف، سر شہاب الدین، ملک لال دین قیصر، ظہیر نیاز بیگی، محمد دین میر، مولانا محمد بخش مسلم، طالب جالندھری، صحرائی گورداسپوری، امام دین مجاہد، دائم اقبال دائم، حکیم شیر محمد ناصر اور عبدالمجید بھٹی کے نام قابل ذکر ہیں۔ مندرجہ بالا تمام شعرا پابند نظم کے شاعر تھے جو حالاتِ حاضرہ کے موضوعات پر نظمیں لکھ کر مشاعروں میں عوام الناس سے داد سمیٹتے رہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

جدید پنجابی شاعری کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا۔ انگریزی ادب کے زیر اثر پنجابی شاعری میں نت نئی اصناف اور موضوعات و رجحانات کے ساتھ ساتھ ہیئتی تجربات کا آغاز ہوا۔ جن شعرا نے انگریزی اثر کے تحت پنجابی شاعری کی، اُن میں بقول ڈاکٹر حمید اللہ شاہ ہاشمی دھنی رام چاترک اور بعض لوگوں کے مطابق شریف کنجاہی کا نام سرفہرست ہے۔ پروفیسر موہن سنگھ ماہر، ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ، درشن سنگھ آوارہ، پروفیسر پورن سنگھ، امرتا پریتم، دیوان سنگھ اور بھائی وِیر سنگھ کے نام بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔

پنجابی شاعری میں نظم کا رواج کافی پرانا ہے۔ دوہڑا، کافی، سی حرفی، مثنوی، چومصرعے اور نامہ جات کے علاوہ پابند نظم، طویل نظم یا موضوعاتی نظم کی بے شمار ہیئتیں مثلاً مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن، مسع اور معشر، ترکیب بند اور ترجیع بند وغیرہ میں بے شمار لکھا گیا۔ نظم کے ساتھ ساتھ کچھ غیر ملکی شعری اصناف کا بھی پنجابی زبان میں رواج شروع ہوا جن میں غزل بطورِ خاص شامل ہے۔

غزل پنجابی صنف سخن نہیں بلکہ فارسی سے اُردو اور پنجابی میں وارد ہوئی۔ غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ غ۔ ز۔ ل ہے۔ ''فیروز اللغات'' کے مطابق غزل کا مطلب ''ا۔ عورتوں سے باتیں کرنا۔ عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا۔ ۲۔ نظم کی ایک صنف جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے۔'' (2) غزل کے لُغوی معانی عورتوں کی باتیں یا عورتوں سے باتیں کرنا ہے مگر اصطلاح میں وہ اشعار جن میں حسن و عشق، وصال و فراق، ذوق و شوق، جنون و یاس اور عشق سے متعلق باتیں کہی جائیں، غزل کہلاتی ہے۔ غزل مختلف بحروں میں کہی جاتی ہے اور ہر شعر جداگانہ مضمون کا ہوتا ہے جبکہ غزل کا سب سے عمدہ شعر ''شاہ بیت'' کہلاتا ہے۔

فارسی غزل کا سب سے پہلا شاعر رودکی ہے۔ اُردو میں ولی دکنی کو غزل کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ ولی دکنی سے بھی قبل پنجابی شاعر شاہ مراد خانپوری اُردو اور پنجابی غزل لکھ چکے تھے۔ پنجابی غزل کا پہلا صاحب دیوان شاعر مولا بخش کشتہ کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ پیر فضل گجراتی نے پنجابی غزل کو روایت سے نکال کر جدیدیت کی طرف مائل کیا اور پنجابی غزل کے مجدد اور امام کہلائے۔ بعد ازاں رؤف شیخ نے غزل کو جدید ترین موضوعات و رجحانات عطا کیے۔ غزل کی خاص ہیئت ہوتی ہے جسے مدنظر رکھ کر غزل لکھی جاتی ہے۔ غزل کی ہیئت بارے ڈاکٹر سیّد اختر جعفری لکھتے ہیں:

> ''غزل دے پہلے شعر نُوں مطلع آکھدے نیں جیہدے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوندے نیں۔ قافیہ توں مراد اوہ ہم وزن الفاظ جیہڑے غزل دے ہر شعر دے دُوجے مصرعے وچ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

اپنے ہم آواز تے ہم وزن الفاظ نال بدلدے رہندے نیں۔ قافیہ ہمیشہ ردیف توں پہلاں آؤندا اے تے شعر وچ موسیقی یا رِدھم پیدا کردا اے۔ ردیف دے لغوی معنی نیں سوار دے پچھے بیٹھن والا یا پچھے پچھے چلن والا۔ ردیف ہمیشہ قافیے مگروں آؤندی اے۔ ایس لئی ردیف دا مطلب اے پئی اوہ الفاظ جیہڑے قافیے مگروں غزل دے ہر شعر دے دُوجے مصرعے وچ ورتے جاندے نیں تے تبدیل نہیں ہوندے۔ ردیف وی شعر وچ موسیقی پیدا کردی اے تے غزل دے سُہپن نُوں ودھاؤندی اے۔ مقطع توں مراد غزل دا اوہ آخری شعر جیہدے وچ شاعر اپنا تخلص استعمال کردا اے۔" (3)

پنجابی غزل کے اہم شعرا میں عبد المجید سالک، عبد الغنی وفا، دھنی رام چاترک، اُستاد جوہر، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، کرتار سنگھ بلگن، ودھاتا سنگھ نیر، موہن سنگھ ماہر، پربھ جوت کور، صوفی تبسّم، فیروز دین شرف، درشن سنگھ آوارہ، تیجا سنگھ صابر، برکت رام یمن، ماسٹر بلبیر سنگھ، ہریندر سنگھ روپ، راج بیدی، عبد المجید بھٹی، شیر محمد ناصر، تنویر بخاری، رؤف شیخ، سلیم کاشر، ڈاکٹر رشید انور، اکرام مجید، منظور وزیر آبادی، علی محمد ملوک اور یونس احقر کے نام قابل ذکر ہیں۔

رسالہ ''راوی'' میں باقی شعری اصناف کی نسبت غزل کافی کم ہے اور قیام پاکستان تک ''راوی'' میں صرف دو غزلیں شائع ہوئیں۔ اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ غزل پنجابی شعری صنف نہیں اس لیے لوگوں کا مزاج غزل کی طرف مائل نہ ہو سکا۔ رسالہ ''راوی'' کی پہلی غزل گوربخش سنگھ رندھیر کی ہے جو جنوری 1942ء میں شائع ہوئی۔ پانچ اشعار کی یہ غزل مطلع، مقطع، ردیف، قافیہ سمیت تمام لوازمات پورے کرتی ہے:

میری جان سُولی تے لٹکی پئی اے
میری جان تیری ای پھٹکی پئی اے
میری پریم نگری نوں برباد کر کے
میری جان جوبن تے مٹکی پئی اے
تُوں بن کے خضر مینوں رستہ دِکھادے
میری جان رستے توں بھٹکی پئی اے
نہیں فکر تینوں میرے حالِ دل دی

میری جان بُلھاں تے اٹکی پئی اے

نہیں رحم کر دی اور ندھیر ظالم

میری جان غیراں دی ہتکی پئی اے [4]

"راوی" کی دوسری غزل فیاض احمد کٹار بند کی ہے جو فروری 1942ء میں شائع ہوئی۔ یہ غزل بھی تکنیک اور موضوع کے اعتبار سے اچھی کاوش ہے۔ ردیف، قافیہ اور مطلع، مقطع کے اہتمام نے اسے خوبصورت غزل بنا دیا ہے۔ مثال ملاحظہ کریں:

اگ ہجر دی وچ توں ساڑیا اے

یاری لا کے یار کیوں ماریا اے

سوہنی سوہنیے ویکھ کے شکل تیری

سوہنے چن نوں اساں دُرکاریا اے

پیالہ پھڑ کے ہتھ شراب والا

تیری جان توں جان نوں واریا اے

تیریاں زُلفاں دی پینگھ بنا جانی

اوس پینگھ تے دل ہُلاریا اے

دیکھ سورج زحل تے مشتری نوں

اختر کہہ کے تینوں پکاریا اے

ڈاڈھے دُکھ نیں تیریاں یاریاں دے

ہتھ بنھ کے فیض للکاریا اے [5]

قیام پاکستان کے بعد "راوی" کی اشاعت کا آغاز ہوا تو حصہ پنجابی مکمل طور پر غائب تھا۔ گورمکھی کے ساتھ پنجابی فارسی رسم الخط غائب ہونا ناقابلِ یقین اور افسوس ناک بات تھی۔ مئی 1951ء میں حصہ اُردو کے ساتھ ہی ایک صفحہ پنجابی شائع ہوا جو صوفی غلام مصطفی تبسّم کی پرسوز پنجابی غزل ہے۔ صوفی تبسم فارسی، اُردو اور پنجابی شاعر تھے۔ اُن کی شاعری میں جذبات نگاری اس خوبصورتی سے رچی بسی ہوئی ہے کہ اشعار پڑھنے والے کو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)
ماخذ تحقیقی مجلہ

اپنے ہی دل کی آواز محسوس ہوتی ہے۔ صوفی تبسم کی رسالہ ''راوی'' میں شامل پہلی غزل کے دو اشعار ملاحظہ ہوں:

ساڈے عشق دے چمکدے لیکھاں اُتے، ڈاہڈے غم دِیاں سیاہیاں ڈُہل گئیاں
جیہڑے حسن تیرے چمکائیاں سن اوہ چانَنیاں راتاں رُل گئیاں
ایس عشق نمانے دے دھاگے دِیاں، کجھ ایڈ اولڑیاں گنجھلاں سن
کجھ کھولدے کھولدے ہور پئیاں، کجھ پینڈیاں پینڈیاں کھُل گئیاں (6)

جنوری 1952ء میں صوفی تبسّم کا ایک گیت ''ایہہ دُکھڑے ہین پرائے سجناں کیہہ پُچھنائیں'' اور اگلے شمارے یعنی مارچ 1952ء میں پھر ایک پنجابی غزل ''پھُلّاں دِیاں خوشیاں مات پئیاں'' شائع ہوئی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد صوفی تبسّم نے پنجابی حصہ کو فعال کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور ''راوی'' میں اپنی پنجابی تخلیقات شائع کروا کے حصہ پنجابی بحال کروایا۔ غزل کا مطلع یوں ہے:

پھُلّاں دِیاں خوشیاں مات پئیاں اوہ طور نہ رہے گلزاراں دے
جد نظراں پھریاں یار دِیاں رنگ اُڈ اُڈ گئے بہاراں دے(7)

صوفی تبسّم نے سچے گیانی کی طرح اپنی شاعری میں حکمت و دانش کی باتیں کی ہیں۔ وہ حقیقت کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے فقر کی سیڑھی استعمال کرتے ہیں۔ عشق حقیقی اور عشق مجازی اُن کی شاعری کا خاصہ رہے ہیں:

کیہہ حالت پُچھنائیں صوفی دی، اوس تیری محبت دے پچھے
سو گلّاں سنیاں غیراں دِیاں، سو ناز اُٹھائے یاراں دے(8)

صوفی تبسّم کی شاعری میں کامیاب زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھایا گیا ہے۔ اُنھوں نے دنیاوی مشکلات اور غم و فکر سے بچنے کا سبق غزل کے مقطع میں کچھ اس انداز سے دیا ہے:

دل رووے تے وانگ تبسّم
ہسدے جاؤ تے ہسدے جاؤ (9)

رسالہ ''راوی'' میں صوفی تبسّم کی آخری غزل نومبر 1986ء میں شائع ہوئی۔ چار اشعار کی غزل میں ''اکھاں'' ردیف کمال فنکاری سے نبھائی گئی ہے۔ غزل کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں:

منتاں کردیاں ترلے لیندیاں ہوکے بھردیاں اکھاں
تیری دید دی خاطر سجنا کیہہ کجھ کردیاں اکھاں
اوہ متوالیاں مست نگاہواں فیر نظر نہیں آئیاں
اساں تبسّم تک چھڈیاں نیں دنیا بھر دیاں اکھاں (10)

شہزاد احمد اولڈ راوین تھے اور اُن کا شمار جدید اُردو غزل کے اُستاد شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ 1952ء میں رسالہ "راوی" کے مدیر رہے۔ اُردو کے علاوہ اُن کی پنجابی شاعری کا مجموعہ "جاگن والی رات" 1996ء میں شائع ہوا۔ اُن کی دو پنجابی غزلیں "راوی" کی زینت ہیں۔ پہلی جنوری 1954ء میں اور دوسری 1996ء میں شائع ہوئی۔ "ہن کیہہ کریئے" جیسی بامعنی ردیف کی غزل کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں جس سے اُن کی فنی فکری پختگی کا اندازہ ہوتا ہے:

سب نے رَل کے شور مچایا، ہُن کیہہ کریئے
کسے ہتھ وی کجھ نہیں آیا، ہُن کیہہ کریئے
اوہدے لئی اسیں سارے ڈھونگ رچا کے ویکھے
اوہ تے ویکھن وی نہیں آیا، ہُن کیہہ کریئے (11)

اصغر سلیم میر بحیثیت اُستاد گورنمنٹ کالج، لاہور سے وابستہ تھے۔ وہ اُردو ادب کے اُستاد اور "راوی" حصہ اُردو پنجابی کے نگران بھی رہے۔ اُن کی اُردو، پنجابی تحریریں رسالہ "راوی" کی زینت ہیں۔ اپریل 1972ء اور مئی 1973ء میں "راوی" کے دو الگ پنجابی شمارے اصغر سلیم میر کی ہی زیرِ نگرانی شائع تھے۔ ۱۹۶۸ء کے دو شماروں میں اُن کی دو پنجابی غزلیں شامل ہیں جنھیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اصغر سلیم غزل میں تشبیہ، استعارہ، علامت اور تلمیح کا استعمال بکثرت کرتے ہیں۔ مطلع مقطع سمیت غزل کے تین اشعار میں علامتی اظہارِ بیان ملاحظہ کریں:

رَتو رَت ہوئیاں پیراں ہیٹھ ریتاں ویلے آن ڈُھکے کربلا والے
اسیں موت دی سیج تے جا سُتّے پینڈے مار کے صدق صفا والے
لگے فسق فجور دے زخم ڈاہڈے لوک لبھدے پھرن پئے عاشقاں نوں
اناالحق والے ہونٹھ کون کھولے چکے ہتھ ہن کون شفا والے
گدی داتا نے شہر لاہور والی آ کے موج وچ ایہناں نوں بخش دِتی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

حضرت اصغر سلیمؔ نیں اج ایتھے کامل مست فقیر خدا والے (۱۲)

ڈاکٹر اجمل نیازی اُردو، انگریزی اور پنجابی میں لکھتے ہیں۔ وہ 69۔1968ء رسالہ ”راوی“ حصہ اُردو کے مدیر رہے۔ پنجابی مادری زبان ہونے کے ناطے اُنھیں پنجابی زبان و ادب سے سچی محبت ہے جو آج بھی قائم ہے۔ اُن کی اکثر پنجابی تحریریں رسالہ ”راوی“ کی زینت ہیں جن میں دو غزلیں بھی شامل ہیں۔ اجمل نیازی کی دو غزلیں بالترتیب ۱۳ اور ۹ اشعار کی ہیں جن میں موضوعاتی تنوع پایا جاتا ہے۔ دونوں غزلوں کے مقطعے ملاحظہ کریں جن میں اجمل نیازی خود کو کھوجنے کی کوشش میں ہیں:

مَیں وی اجملؔ آپنے کولوں خود وی پُچھدا رہیا
اج تائیں نہ پتہ لگا کیہڑی اے میری منگ (۱۳)
دُوروں ویکھ کے ٹُرجاواں گے سانوں کجھ نہ آکھ
اسی غریب مسافر اجملؔ اللہ والے لوک (۱۴)

ظفر اقبال اولڈ راوین اور معاصر اُردو شعرا میں بزرگ ترین شاعر ہیں۔ ظفر اقبال وکالت کے پیشہ سے وابستہ رہے۔ اُن کی اُردو پنجابی شاعری ”راوی“ میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ پنجابی نظم و نثر کے علاوہ اُن کی آٹھ غزلیں ”راوی“ کی زینت ہیں۔ ظفر اقبال کی غزل میں نت نئے خیالات کا انبار ہے اور غزل کا ہر ہر شعر انفرادیت کا حامل ہے۔ اُن کی مختلف غزلوں سے ایک ایک شعر بطور نمونہ درج کیا جا رہا ہے تاکہ پنجابی غزل کی موضوعاتی وسعت کا اندازہ ہو سکے:

اساں وی چکر کڈھے پا پا چٹّے بانے
اساں وی کیتی گھر تیرے دی جج وے اڑیا (۱۵)
بُھر جاندا اے روز بدن دا کوئی نہ کوئی کنڈھا
روز دیہاڑے نویں لڑائی، روز نواں نقصان (۱۶)
سانوں کھبّی وکھا کے ٹھگیو ای
ہُن ماردا پیا ایں سجی او یار (۱۷)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

مذکورہ بالا تمام شعرا کا میدان اُردو شاعری تھا مگر وہ مادری زبان کی محبت میں پنجابی کی طرف آئے اور "راوی" میں پنجابی تخلیقات شائع بھی کرواتے رہے۔ بعد ازاں یہ لوگ اپنی تخلیقات الگ سے شائع کروا کے پنجابی زبان و ادب کی ترقی کا باعث بھی بنے۔ رسالہ "راوی" میں اور بھی ایسے شعرا شائع ہوتے رہے جنھوں نے پنجابی غزل میں طبع آزمائی کی ہے۔ ایسے کچھ مِلے جلے نام وحید قریشی، نصیر ملکی، غضنفر علی گل، اکبر نیازی، منصور احمد خالد، سیّد حسن رضوی، زینت امر، ظفر فردوسی، امانت عاصی، مقبول کاوش، شاہد مسعود، کلیم اللہ زبیر، ہمایوں پرویز شاہد، احسان الحق اور اختر کاظمی کے ہیں۔

رسالہ "راوی" حصہ پنجابی کی زینت بننے والے طلبہ و طالبات، اولڈ راوینز، اساتذہ اور مہمان قلمکاروں کے علاوہ ایک نام جو توجہ طلب ہے وہ بابو خان کا ہے۔ بابو خان شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور میں چپڑاسی تھے۔ وہ تقریباً پچاس برس اس ادارے سے وابستہ رہے۔ اُنھوں نے پروفیسر ڈاکٹر معین الرحمن، پروفیسر ڈاکٹر سہیل احمد خان، پروفیسر نیرّ صمدانی اور پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید جیسے پڑھے لکھے اور نامور لوگوں کے ساتھ کام کیا اور ادبی تربیت پائی۔ یہی وجہ ہے کہ بالکل اَن پڑھ ہونے کے باوجود وہ اُردو پنجابی میں نظم و غزل کہتے تھے۔ اُن کی کئی اُردو پنجابی نظمیں اور غزلیں "راوی" میں طبع ہوئیں۔ پڑھے لکھے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی سے اپنا کلام لکھوا کر محفوظ کر لیتے تھے۔ اُن کی شعری بیاض اُن کی وفات کے بعد شعبہ اُردو کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید کے پاس محفوظ ہے جسے وہ مرتب کر کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ "راوی" میں اُن کی چار غزلیں اور تین نظمیں پنجابی میں شائع ہوئیں۔ تاریخی پروفیسر زروم نمبرے میں ٹی کلب کے فرائض انجام دیتے بابو خان ہر آنے جانے والے کی چائے سے تواضع کرتے اور اپنی درج ذیل غزل بھی سناتے:

کجھ تیرے کجھ میرے کم
ساڈے چار چوفیرے کم
اِکو تیر اپیار تے نہیں
جگ وچ ہور بتھیرے کم
لکھ بکھیڑے جندڑی دے
ہوون کنج وڈیرے کم
ہس کے جے توں ویکھ لوویں

رُک نہیں جانے تیرے کم
دنیا فیر وی راضی نہیں
لَے کے شام سویرے کم (۱۸)

قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۸۰ء تک رسالہ ''راوی'' کی پنجابی غزل میں کسی بھی نامور پنجابی شاعر یا ادیب کی کوئی غزل شامل نہیں۔ ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۰ء بھی پنجابی غزل میں کوئی قابلِ ذکر نام موجود نہیں حالانکہ اس دورانیہ میں پنجابی غزل شائع ہوتی رہی ہے۔ البتہ اس عشرے میں گورنمنٹ کالج، لاہور میں پنجابی زبان و ادب کی تدریس سے وابستہ دو اساتذہ محمد منیر لاہوری اور ڈاکٹر محمد عباس نجمی کی شاعری رسالہ ''راوی'' کی زینت بنی۔ محمد منیر لاہوری کی نظموں اور مضامین کے علاوہ صرف ایک غزل ''راوی'' میں شائع ہوئی۔ جبکہ ڈاکٹر محمد عباس نجمی کے مضامین اور نظموں کے علاوہ نو غزلیں ''راوی'' میں طبع ہوئیں۔ محمد عباس نجمی کی غزل کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کریں:

تیلی جھٹ وچ لگ جاندی اے
فیر نہ سانبھی اگ جاندی اے
روپ نگر دی ہیر سیالن
کھیڑیاں لڑ کیوں لگ جاندی اے (۱۹)

۱۹۸۰۔۱۹۹۰ء کی دہائی میں غزل لکھنے والوں میں جعفر بلوچ، پروفیسر عزیز بٹ، حامد یزدانی، ایاز محمود، عبداللہ خاور نیازی، شفقت علی، احمد علیم، مسعود ہاشمی، لیاقت علی راوی، محمد جمیل چودھری، توفیق احمد بٹ، عمران وحید، ارشد افضل، ظہور احمد، بدر منیر الدین، عالیہ عزیز سحر، طارق محمود اعوان، عارف ثاقب، اسد ایوب نیازی، عامر عطا باجوہ، سعد اقبال باجوہ، ڈاکٹر امبر شہزادہ، شاہد جعفری، محمد افضل باجوہ، میاں عبد الرؤف، محمد نواز کھرل اور فیصل حنیف چودھری کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

۱۹۹۱ء سے تاحال ''راوی'' کی پنجابی غزل کا جائزہ لیا جائے تو پنجابی کے کئی معتبر شعرا اور ادبا کی غزلیں اس دورانیے میں شائع ہوئیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام پنجابی زبان و ادب کی نامور کثیر الجہات شخصیت شریف کنجاہی کا ہے۔ شریف کنجاہی کی شناخت نظم نگار کے طور پر ہے۔ وہ جدید پنجابی نظم کے بانی شاعر ہیں۔ لیکن اُن کے دوسرے شعری مجموعے ''اوڑک ہوندی لو'' میں نظموں کے علاوہ غزلیں بھی شامل ہیں۔ شریف کنجاہی کی ایک غزل مئی ۱۹۹۲ء کے ''راوی'' میں شائع ہوئی۔ شریف کنجاہی پیار، محبت، امن اور رجائیت پسند شاعر ہیں۔ اُنھیں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

لوگوں سے ہمدردی ہے۔ وہ لوگوں کے دُکھ، تکلیفیں اور مسائل شاعری کے ذریعے سامنے لاتے ہیں تاکہ اُن کی آواز اربابِ اختیار تک پہنچ جائے۔ شریف کنجاہی کی ''راوی'' میں شامل اکلوتی غزل کا مطلع و مقطع بطور نمونہ ملاحظہ کریں:

لوکاں محل ہنڈان مبارک اساں مبارک جھوکاں
جھوکاں اوس سجن دیاں جھوکاں جس دیاں تاہنگاں لوکاں
اپنا آپ شریفؔ ونجا کے جس نے قول نباہے
کھیڑے ہوون اوس رنجھیٹے دی جُتی دیاں نوکاں (۲۰)

احمد راہی معروف اور منفرد پنجابی نظم نگار ہیں۔ اُن کی درجن بھر نظمیں اور ایک اکلوتی غزل رسالہ ''راوی'' کی زینت ہے۔ احمد راہی کی غزل پر اُن کی نظموں اور خاص طور پر فلمی گیتوں کی گہری چھاپ ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے کہ یہ غزل کی ہیئت میں گیت ہی ہے تو غلط نہ ہو گا۔ احمد راہی کی غزل میں گیت کی لذت محسوس کرنے کے لیے مکمل غزل درج کی جا رہی ہے:

دُکھ میرے دِل والا جدوں باہر آئے گا
ویکھاں گا کہ کون ایہنوں دِل نال لائے گا
کنّے دِیوے بلدے نیں پلکاں دے کنڈیاں تے
بھلا اپنے چاننے چ ویکھیا کیہہ جائے گا
جو کجھ ویکھنا واں ویکھیا تے جاندا نہیں
ویکھنا تے پینا مینوں ویلا جو وکھائے گا
جتھے سارے جھلّے ہون جتھے سارے کلّے ہون
دسّو مینوں کون اوس گھر نوں وسائے گا
جیہڑا بوٹا ویہڑے وچ اپنے مَیں لایا سی
پتہ نہیں سی میریاں اوہ چھاواں لَے جائے گا (۲۱)

افضل احسن رندھاوا پنجابی زبان و ادب کی کثیر الجہات شخصیت تھے۔ وہ جس پائے کے شاعر تھے اُسی پائے کے نثر نگار، مترجم اور پنجابی سیوک بھی تھے۔ اُن کی کئی تخلیقات منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں ناول، کہانی، نظم، غزل اور ترجمہ شدہ کتب شامل ہیں۔ رسالہ ''راوی'' میں اُن کی نو غزلیں شامل ہیں۔ اُن کی غزل پڑھنے سے

اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ترقی پسند سوچ کے حامل شاعر ہیں اور ہر بات دبنگ اور بے باک لہجے میں کرنے کے عادی ہیں۔ غزل کے دو اشعار ملاحظہ کریں جن سے اُن کے موضوعات اور انداز کا اندازہ ہوتا ہے:

مَیں جھوٹاں پئی چھج ہُلارے
لوکاں بھانے چھٹی دی اے
میرے وچ کوئی صفت جے ہے تے
جمن والی جٹی دی اے
اکبر بادشاہ آنے دا نہیں
وٹک تے دُلے بھٹی دی اے
افضل احسن! پھٹا لبھدا اے
ساڈی لوڑ تے پھٹی دی اے (۲۲)

ڈاکٹر یونس احقر کا شمار پنجابی غزل کے اُستاد شعرا میں ہوتا ہے۔ اُن کی غزل مقدار میں کم مگر معیار میں بہت اعلیٰ ہے۔ اُن کی غزلوں کے دو مجموعے "سوچ دا سفر" اور "وکھ اُڈاری لگے" شائع ہو چکے ہیں جبکہ "راوی" میں بھی دو غزلیں شامل ہیں۔ اُن کی غزل فنی اور فکری اعتبار سے اعلیٰ پائے کی ہے۔ غزل کے ایک شعر میں مایوسی کے خلاف اُمید اور رجائیت کا درس دیتے ہوئے ہمیشہ متحرک رہنے کی نصیحت کرتے ہیں:

اوہناں پنچھیاں کیہہ چگنے نیں آہلنیاں لئی تیلے
جیہناں نوں پل پل پیا لگے ہن موئے کہ موئے (۲۳)

راجہ رسالو پنجابی ادیب اور ماں بولی کے خدمت گار تھے۔ "راوی" میں شامل اُن کی غزل کا مطلع و مقطع ملاحظہ کریں:

شام توں پہلاں گھر نوں جانا چنگا ہوندا اے
آکھیا سجناں دا من جانا چنگا ہوندا اے
کنڈی کھڑکی، کوٹھی دھڑکی، ہلچل مچی راجا جیؔ
کسے دا دبے پیریں آونا چنگا ہوندا اے (۲۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

سلیم کاشر پنجابی غزل کی روایت کا اہم نام ہیں۔ اُنھوں نے پنجابی غزل کو جدید ترین موضوعات عطا کیے۔ اُن کی غزلوں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کی صرف ایک غزل "راوی" میں شائع ہوئی جس کے مختلف اشعار میں عزم وہمت کا درس ملاحظہ کریں:

ہارے کدی نہ تیز طوفان کولوں!
دِیوے بُجھدے رہے دِیوے بال دے رہے
عمر لنگھ چلی راہ دے رُکھ وانگوں
چھاواں ونڈ دے رہے دُھپاں جال دے رہے
سورج ڈھلن ویلے اِکو گل آکھی
کِنے عارضی وقت کمال دے رہے
اوہ ٹٹنے وی چن زمین دے نیں
کالی رات نوں جیہڑے اُجال دے رہے (۲۵)

تجمل کلیم جدید پنجابی غزل گوئی میں منفرد اور اہم مقام رکھتے ہیں۔ اُن کی غزلوں کے کئی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ "راوی" میں شامل غزل بطور نمونہ ملاحظہ کریں:

چھاں سوندی اے رُکھ نہیں سوندے
اکھ لگدی اے دُکھ نہیں سوندے
ربّا تیرے چن دی قسمے
راتی پیلے مکھ نہیں سوندے
مصرعہ پلنگ وی ہو جاوے تے
ایس زمینے سُکھ نہیں سوندے
ایناڈر اے آل دوالے
بچے ماں دی کُکھ نہیں سوندے
آہو تیرا کرم اے ربّا
کیہڑے سہہ کے بھکھ نہیں سوندے (۲۶)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)

عصر حاضر کے کئی معروف غزل گو شاعر ایسے ہیں جو پنجابی زبان و ادب میں غزل کی روایت کو آگے بڑھانے میں اپنا متحرک اور فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایسے شعرا کی غزلیں گاہے بگاہے "راوی" میں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ چند معروف شعرا کی غزلوں سے چند اشعار نمونے کے طور پر درج کیے جا رہے ہیں:

نصیر بلوچ:

ویکھن نوں تاں بستی سی انساناں دی
جنگل سی پر ڈریاں ہوئیاں اکھاں دا (۲۷)

مشتاق کلیم وٹو:

بھاویں کر لئیں سِر دا سودا
پگڑی سِر دے نال نہ دیویں (۲۸)

امجد علی امجد:

بھوئیں نوں جیویں بھوئیں دا کلّر کھا جاندا
بندہ آپ ای اپنا اندر کھا جاندا
پانی نوں اِک شاق اے بے حد ہوون دا
دریاواں نوں کدوں سمندر کھا جاندا (۲۹)

محمد انور زاہد:

مینوں اج نے سُولی ٹنگیا
تنیوں جھلیا کل دی پئی اے (۳۰)

سلطان محمود:

اِک دُوجے دے دِل وچ دھڑکن لگ پئے آں
سارے جگ دی اکھ وچ رڑکن لگ پئے آں
لگدائے ساڈا عشق مکمل نہیں ہویا
تیرے خنجر ہیٹھاں پھڑکن لگ پئے آں (۳۱)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 2, (April to June 2023)
ماخذ تحقیقی مجلہ

محمد ایوب کموکا:

اِک دن اوہدے ویکھن کان دعا منگی
تلیاں وچوں اکھاں پھٹن لگ پئیاں
کل غربت نوں ساڑ کے کولا کیتا سی
مڑ کڑمی دیاں لگراں پھٹن لگ پئیاں (۳۲)

نصیر احمد:

غزل جے ہتھ کِرناں دا پھڑے تے رات لنگھے گی
نہیں تے فیر بستر دے رڑے تے رات لنگھے گی (۳۳)

واصف لطیف:

تِکا تِکا آخر کار سمندر اے
اوہدا جلوہ ہر اِک شے دے اندر اے
سُہپن، قدرت، حُسن اے دِسدا تھاں تھاں تے
گوردوارہ بھاویں مسجد، مندر اے
جس نے نفس کمینہ کِیل لیا واصفؔ
اوہو وَلی تے غوث، ابدال قلندر اے (۳۴)

مختصر یہ کہ رسالہ ''راوی'' میں پنجابی غزل دوسری شعری اصناف کا مقابلہ تو نہیں کرتی لیکن پھر بھی قیام پاکستان کے بعد پنجابی غزل کی مستحکم روایت موجود ہے۔ مذکورہ بالا چند شعرا کے علاوہ جن لوگوں کی غزلیں ''راوی'' میں شائع ہوئیں اُن میں کچھ اہم نام بشیر احمد قادری، ڈاکٹر ناہید شاہد، سعادت علی ثاقب، شکیل احمد طاہری، قائم نقوی، سیف الملوک سیفی، رائے محمد خاں ناصر، جمیل ناز، محمد عثمان، فضل احمد خسرو، مشتاق احمد بیگ، نجم الحسنین حیدر، محمد نعیم بزمی، مشتاق زوبی، سفیر حیدر نقوی، طاہرہ کلثوم نظافت، عبدالجبار شاکر، حمیرا خان، فہد بٹ، صباحت لطیف، سعدیہ نور، سرمد فرید، عمیر علی واصف، عنبر شاہد، امجد علی امجد، خاور بوسالوی، قاضی محمد عمر، علی بابر، عباد نبیل شاد، وحید رضا، سیّد زاہد بخاری اور انور آرائیں کے ہیں۔

حوالہ جات

1. H. L. O. Garrett, Abdul Hamid, A History of Government College Lahore(1864-1964), P:125

۲۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، ص:۹۱۳۔

۳۔ اختر جعفری، سیّد، ڈاکٹر، پنجابی ادبی صِنفاں، لاہور: پبلشرز ایمپوریم، ۲۰۰۳ء، ص:۱۹۵۔

۴۔ گور بخش سنگھ، "غ ز ل" (غزل)، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ندارد، شمارہ: ندارد، جنوری ۱۹۴۲ء، ص:۲

۵۔ فیاض احمد کٹار بند، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ندارد، شمارہ: ندارد، فروری ۱۹۴۲ء، ص: ۱۱

۶۔ صوفی تبسّم، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۴۴، شمارہ: ۳، مئی ۱۹۵۱ء، ص:۱۷

۷۔ صوفی تبسّم، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۴۵، شمارہ: ۳، مارچ ۱۹۵۲ء، ص:۱۴۱

۸۔ صوفی تبسّم، غزل، ص:۱۴۱

۹۔ صوفی تبسّم، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۶۳، شمارہ: ۱، اپریل ۱۹۷۱ء، ص:۵۶۔

۱۰۔ صوفی تبسّم، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۷۵، شمارہ واحد، نومبر ۱۹۸۶ء، ص:۲۱۱۔

۱۱۔ شہزاد احمد، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۸۳، شمارہ واحد، مئی ۱۹۹۶ء، ص:۱۹۵۔

۱۲۔ اصغر سلیم، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۶۱، شمارہ: ۱، جنوری ۱۹۶۸ء، ص:۱۵۴۔

۱۳۔ اجمل نیازی، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۶۱، شمارہ: ۲، مئی ۱۹۶۸ء، ص:۱۰۶۔

۱۴۔ اجمل نیازی، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۶۱، شمارہ: ۳، ستمبر ۱۹۶۸ء، ص:۱۱۰۔

۱۵۔ ظفر اقبال، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۸۱، شمارہ واحد، ستمبر ۱۹۹۴ء، ص:۲۷۹۔

۱۶۔ ظفر اقبال، غزل، ص:۲۷۹۔

۱۷۔ ظفر اقبال، غزل، ص:۲۸۱۔

۱۸۔ بابو خان، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ۷۵، شمارہ واحد، نومبر ۱۹۸۶ء، ص:۲۲۴۔

۱۹۔ محمد عباس نجمی، غزل، مشمولہ: رسالہ "راوی" لاہور: جلد: ندارد، شمارہ واحد، نومبر ۱۹۸۷ء، ص:۱۷۴۔

۲۰۔ شریف کنجاہی، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۷۹، شمارہ واحد، مئی ۱۹۹۲ء، ص: ۲۵۶۔

۲۱۔ احمد راہی، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۸۰، شمارہ واحد، جون ۱۹۹۳ء، ص: ۲۳۱۔

۲۲۔ افضل احسن رندھاوا، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۸۱، شمارہ واحد، ستمبر ۱۹۹۴ء، ص: ۲۸۲۔

۲۳۔ یونس احقر، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۸۱، شمارہ واحد، ستمبر ۱۹۹۴ء، ص: ۲۸۵۔

۲۴۔ راجا رسالو، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۰، شمارہ واحد، ستمبر ۲۰۰۳ء، ص: ۱۵۸۔

۲۵۔ سلیم کاشر، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۳، شمارہ واحد، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۷۷۔

۲۶۔ تجمل کلیم، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۷، شمارہ واحد، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۶۴۔

۲۷۔ نصیر بلوچ، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۷، شمارہ واحد، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۶۳۔

۲۸۔ مشتاق کلیم وٹو، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۷، شمارہ واحد، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۶۳۔

۲۹۔ امجد علی امجد، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۷، شمارہ واحد، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۶۴۔

۳۰۔ محمد زاہد، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۸، شمارہ واحد، ۲۰۱۱ء، ص: ۲۰۸۔

۳۱۔ سلطان محمود، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۸، شمارہ واحد، ۲۰۱۱ء، ص: ۲۰۹۔

۳۲۔ محمد ایوب کموکا، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۸، شمارہ واحد، ۲۰۱۱ء، ص: ۲۱۰۔

۳۳۔ نصیر احمد، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۹۹، شمارہ واحد، ۲۰۱۲ء، ص: ۲۷۰۔

۳۴۔ واصف لطیف، غزل، مشمولہ: رسالہ ''راوی'' لاہور: جلد: ۱۰۳، شمارہ واحد، ۱۷-۲۰۱۶ء، ص: ۲۴۰۔